Bitcoin

بٹ کوئن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم

بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور

مؤلف

مفتی محمد سلمان مظاہری

(MIFP) INCEIF Malaysia

النّاشر

Ethical Business Consultants

Mobile : 63801 11062

Bitcoin

بٹ کوئن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم

بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور

مؤلف

مفتی محمد سلمان مظاہری

(MIFP) INCEIF Malaysia

الناشر

Ethical Business Consultants

Mobile : 63801 11062

فہرست

نام کتاب	:	بٹ کوئن کی حقیقت اوراس کا شرعی حکم
مؤلف	:	مفتی محمد سلمان مظاہری
تعداد	:	1000
سن اشاعت	:	2018
طباعت	:	Ethical Business Consultants Mobile : 63801 11062
ملنے کے پتے	:	Ethical Business Consultants Mobile : 63801 11062

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

حضرت اقدس مولانا مفتی شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم

بانی وشیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور

بر رسالہ

بٹ کوئن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین، امابعد:

اس تغیر پذیر دنیا کے احوال میں روز روز تغیرات کا سلسلہ جاری ہے اور یہ کوئی نیا نہیں، بلکہ اتنا ہی قدیم سلسلہ ہے جتنی قدیم کہ یہ دنیا ہے، اور یہ تغیرات کا سلسلہ دیکھنے میں آتا ہے کہ رکنے کا نام نہیں لیتا، بلکہ روز روز ہی نہیں بلکہ ہر لمحہ بڑھتا جاتا ہے، پھر انہی تغیرات کے نتیجے میں متعدد ومتنوع نئے مسائل بھی جنم لیتے ہیں اور علماء کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی ذمے داری کو نباہتے ہوئے، ان مسائل میں امت کی رہبری کا فریضہ انجام دیں۔

ایسے ہی نئے مسائل میں سے ایک مسئلہ ''بٹ کوئن'' کا بھی ہے، بٹ

کوئن ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے، جس کا کوئی خارجی وحسی وجود نہیں ہوتا، بلکہ وہ محض کمپیوٹر میں حروف ونقوش کی شکل میں ہوتی ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے پیچھے کوئی ادارہ یا بینک یا شخص نہیں ہوتا جو اسے کنٹرول کرتا ہو اور اس کا ذمے دار کہلایا جاسکے، لہٰذا یہ ایک فرضی قسم کی کرنسی ہے، ظاہر ہے کہ اس قسم کی کرنسی ماقبل زمانوں میں پائی نہیں جاتی تھی اور نہ اس کا تصور کیا جاسکتا تھا، لیکن ۲۰۰۹ء میں اس کا آغاز ہوا اور کہا جاتا ہے کہ امریکی نژاد ''ستوشی ناکاموٹو'' نامی ایک شخص نے اس کو جاری کیا تھا، اس کے بعد دھیرے دھیرے یہ کرنسی لوگوں میں متعارف ہوئی اور بہت جلد رائج بھی ہوتی چلی گئی، اور اب قریب زمانوں میں اس کا رواج تجارت پیشہ لوگوں میں خاص طور پر زیادہ سے زیادہ ہونے لگا ہے۔

اس نئی چیز کا وجود نئے حالات کی دَین ہے، اور اس تغیر کا نتیجہ ہے جو اس دنیا میں رونما ہوتا رہتا ہے، لہٰذا ضرورت تھی کہ ''بٹ کوئن'' کی حقیقت سے پردہ ہٹایا جائے اور اس کا حکمِ شرعی بھی واضح کیا جائے، تاکہ مسلمان لوگ جو اللہ اور رسول کے قانون کے پابند ہیں اور حلال وحرام کا تمیز ان کا امتیاز ہے، انہیں اس کے بارے میں رہنمائی ملے۔

اسی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے مولانا مفتی محمد سلمان مظاہری

زید مجد ہم نے ''بٹ کوئن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم'' کے نام سے ایک مقالہ سپرد قرطاس کیا ہے، اور اس میں بٹ کوئن کی حقیقت بھی واضح کیا ہے، اور اس کا حکمِ شرعی سے بھی لوگوں کو روشناس کرایا ہے۔

مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری جامعہ مظاہر علوم، سہارنپور کے فاضل ہیں اور انھوں نے ملیشیاء کے ایک یونورسٹی (INCEIF) سے اسلامی اقتصادیات میں تخصص کیا ہے اور اسلامی اقتصادیات کے سلسلہ میں موجودہ دور کے نئے تقاضوں اور جدید وسائل اور طریقوں کے پیشِ نظر فکر مند بھی رہتے ہیں، اور اس سلسلہ میں کسی اہم اقدام کے خواہشمند بھی۔

مولانا موصوف نے اس تحریر میں تفصیل کے ساتھ اس کی حقیقت پر روشنی ڈالی ہے اور یہ بتایا ہے کہ چونکہ یہ کرنسی کوئی حسی وجود نہیں رکھتی اور اس کی پشت پر کوئی ذمہ دار ادارہ نہیں ہے اور اس کی قیمت میں اُتار چڑاؤ بھی انتہائی غیر متوقع صورتِ حال سے دو چار ہوتا ہے، اور ایک قسم کے جوئے کی نوعیت پیدا ہو جاتی ہے، لہٰذا یہ ناجائز ہے۔

دار العلوم دیوبند کے دار الافتاء سے بھی اس سلسلہ میں تفصیلی فتوے جاری وشائع ہو چکا ہے اور نیٹ پر بھی دستیاب ہے، اس میں بھی مفتیانِ دار العلوم دیوبند نے بٹ کوئن کی موجودہ صورت اور نوعیت کے پیشِ نظر اس کو ناجائز

قرار دیا ہے۔

احقر نے مولانا محمد سلمان مظاہری کی اس مختصر تحریر کو بہ نظر غایر پڑھا اور میں اس کی توثیق وتصدیق کرتا ہوں کہ بٹ کوئن کی موجودہ نوعیت اور صورت کا یہی حکم ہے کہ یہ ناجائز اور حرام ہے، الّا یہ کہ آگے اس میں کوئی ایسے صالح تغیرات پیش آئیں کہ وہ دائرہ شریعت میں آجائے تو ممکن ہے کہ حضراتِ مفتیان اس سلسلے میں نئی صورتِ حال کے پیش نظر اس کا دوسرا حکم بیان کرے۔

بہر حال موجودہ صورتِ حال کے پیش نظر اس میں غالباً دورائیں نہیں کہ بٹ کوئن میں پیسہ لگانا ناجائز اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ امت کو اس رسالے سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے اور حلال وحرام کی تمیز کرتے ہوئے زندگی گذارنے کا سلیقہ عطا فرمائے! آمین یارب العالمین!

فقط

محمد شعیب اللہ خان
خادم جامعہ مسیح العلوم، بنگلور۔
۲؍جمادی الاخریٰ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۹؍فروری ۲۰۱۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

ابتدائیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین۔ امابعد!

اسلام ایک ایسا عالمگیر مذہب ہے جس نے تہذیب وتمدن کے کسی گوشہ کو اپنے ماننے والوں کے لئے بند نہیں کیا، اسلام نے جائز تجارت اور سرمایہ کاری کے صحیح راستوں پر پہرے نہیں بٹھائے، بلکہ اسلام تو سچے اور امانت دار تاجر کی کھل کر حوصلہ افزائی کرتا ہے، مگر دورِ حاضر میں کمائی کی نت نئی صورتیں پیدا ہوگئی ہیں، اور آئے دن صرف مختلف تجارتی ادارے اور کمپنیاں ہی نہیں بلکہ نئی نئی کرنسیاں (Currenceis) بھی منظر عام پر آچکی ہیں، جن میں سے بعض کرنسیاں وہ ہیں جس کے بارے میں مستقبل میں کسی طرح کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا، لیکن آج انہیں نت نئی کرنسیوں میں سے بعض کرنسیاں حقیقت ہی نہیں بلکہ دنیا کی سب سے زیادہ قیمتی کرنسیاں بھی بن چکی ہیں، انہیں میں سے ایک کرنسی بٹ کوئن (Bitcoin) ہے، یہ ایک غیر حسی اور کسی بھی ادارے کے تحت میں نہ آنے والی (Decentrlized) کرنسی ہے جسکی حقیقت اور اسکے شرعی حکم کو جاننا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

فقہاء نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے "مَنْ جَهِلَ بِأَهْلِ زَمَانِهٖ فَهُوَ

جَاهِلٌ ‘‘ (شرح عقود رسم المفتی ص ۹۸) ’’جو آدمی اپنے اہل زمانہ سے واقف نہ ہو یعنی اہل زمانہ کے طرزِ زندگی، ان کی معاشرت، ان کے معاشی معاملات اور ان کے مزاج و مذاق سے نابلد ہو، تو وہ جاہل ہے‘‘

چنانچہ بٹ کوئن کی حقیقت سے پردہ اٹھانے کے لئے بندہ نے یہ مختصر رسالہ بنام ’’بٹ کوئن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم‘‘ لکھا ہے، اس رسالہ میں بندہ نے بہت زیادہ تیکنیکل چیزوں پر بحث کرنے کے بجائے ایک عام فہم انداز میں اس رسالہ کو لکھنے کی کوشش کی ہے تا کہ ہر خاص و عام کی سمجھ میں آسکے، ورنہ اسبات کا قوی امکان ہے کہ زیادہ تیکنیکل (Technical) چیزوں پر بحث کرنے کے چکّر میں اصل مضمون ہی گم ہو کر رہ جائے، پس باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک بندہ کی اس مختصر کاوش کو قبول فرمائے اور اس کے ذریعہ امتِ مسلمہ کی صحیح رہبری اور رہنمائی فرمائے۔ آمین

بندہ

محمد سلمان

بتاریخ 11 فروری 2018

دنیا کے کرنسی نظام میں تبدیلیاں

قدیم زمانے میں لوگ سامان کا تبادلہ سامان سے کرتے تھے جسے (Barter System) کہتے ہیں ،یعنی ایک چیز دے کر اس کے بدلے دوسری چیز لیتے تھے،لیکن ہر وقت اور ہر جگہ اس طریقہ پر عمل کرنا دشوار ہوتا تھا ،مثلاً ایک شخص کو گیہوں کی ضرورت ہے اس کے پاس زائد چاول موجود ہیں ،اب وہ کسی ایسے شخص کو تلاش کرتا ہے جس کو چاول کی ضرورت بھی ہو اور اس کے پاس زائد گیہوں بھی ہو، ایسے شخص کے ملنے کے بعد وہ اس سے گیہوں کا چاول سے تبادلہ کرتا ہے تو تب جا کر اس کو گندم میسر آتی لیکن چونکہ عملاً یہ طریقۂ کار دشوار تھا اس لئے آہستہ آہستہ یہ طریقہ متروک ہو گیا۔

اس کے بعد ایک اور نظام جاری ہوا جسے ''زر بضاعتی نظام'' (Commodity Money System) کہا جاتا ہے،اس نظام میں لوگوں نے مختلف مخصوص اشیاء کو بطورِ ثمن کے تبادلے کا ذریعہ بنایا اور عام طور پر ایسی اشیاء کو تبادلے کا ذریعہ بناتے جو کثیر الاستعمال ہوتی تھیں ،مثلاً کبھی اناج اور گندم کو تبادلہ کا ذریعہ بنایا ،کبھی نمک کو اور کبھی چمڑے کو ،تو کبھی لوہے وغیرہ کو

تبادلہ کا ذریعہ بنایا، مگر ان اشیاء کو تبادلہ میں استعمال کرنے میں نقل وحمل کی بہت سی مشکلات پیش آتی تھیں، اس لئے جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی اور لوگوں کی ضروریات میں اضافہ ہونے لگا اور تبادلہ بھی پہلے کے مقابلے میں زیادہ ہونے لگا تو لوگوں نے سوچا کہ تبادلہ کا جو طریقہ ہم نے اختیار کیا ہوا ہے اس میں تو بہت سی مشکلات ہیں، لہذا تبادلہ کا کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے جس میں نقل وحمل کم سے کم ہو جائے اور اس پر لوگوں کا اعتماد بھی زیادہ ہو۔

آخر کار تیسرے مرحلے میں جا کر لوگوں نے سونے چاندی کو تبادلہ کا ذریعہ بنایا، اس لئے کہ یہ دونوں قیمتی دھاتیں ہیں اور چاہے یہ زیور کی شکل میں ہوں یا برتن وغیرہ کی شکل میں، بہر حال ان کی اپنی ذاتی قیمت بھی تھی اور ان کی نقل وحمل اور ذخیرہ اندوزی بھی آسان تھی، حتی کہ ان دونوں قیمتی دھاتوں نے اشیاء کی قیمتوں کے لئے ایک پیمانہ کی حیثیت اختیار کر لی اور تمام ممالک اور شہروں میں لوگ ان دھاتوں پر اعتماد کرنے لگے، اس نظام کو ''نظامِ زرمعدنی (Metalic Money System)'' کہا جاتا ہے۔

سکّے چاہے سونے کے ہوں یا چاندی کے، اگرچہ سامان اور اسباب کے مقابلے میں ان کی نقل وحمل آسان ہے، لیکن دوسری طرف ان کو چوری کرنا بھی آسان ہے، اس لئے مالداروں کے لئے ان سِکوں کی بہت بڑی مقدار کو

ذخیرہ کر کے گھر میں رکھنا مشکل ہو گیا، چنانچہ وہ لوگ ان سِکوں کی بہت بڑی مقدار کو سناروں اور صرافوں (Money Changer) کے پاس بطور امانت کے رکھوانے لگے، اور وہ سنار اور صراف ان سکوں کو اپنے پاس رکھتے وقت ان امانت رکھنے والوں کو بطور وثیقہ کے ایک کاغذ یا رسید (Receipt) جاری کر دیتے، آہستہ آہستہ جب لوگوں کو ان سناروں پر اعتماد زیادہ ہو گیا تو یہی رسیدیں جو ان سناروں نے امانت قبول کرتے وقت بطور دستاویز جاری کی تھیں بیع وشراء میں بطور ثمن (روپیوں) کے استعمال ہونے لگیں، لہذا ایک خریدار دکاندار کو خریداری کے وقت بجائے نقد سکے ادا کرنے کے انہی رسیدوں میں سے ایک رسید اس کو دے دیتا اور دکاندار ان سناروں پر اعتماد کی بنیاد پر اس رسید کو قبول کر لیتا۔

یہ ہے کاغذی نوٹ کی ابتداء، لیکن ابتداء میں نہ اس کی کوئی خاص شکل وصورت تھی اور نہ ان کی کوئی ایسی قانونی حیثیت تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو اس کے قبول کرنے پر مجبور کیا جا سکے، بلکہ اس کے قبول کرنے اور رَد کرنے کا دار ومدار اس بات پر تھا کہ اسے قبول کرنے والا اس کے جاری کرنے والے سنار پر کتنا بھروسہ رکھتا ہے۔

مگر جب سنہ 1700ء کے اوائل میں بازاروں میں ان رسیدوں کا

رواج زیادہ ہوگیا تو ان رسیدوں نے ترقی کر کے ایک باضابطہ صورت اختیار کرلی جسے "بینک نوٹ" کہتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے سویڈن کے اسٹاک ہوم بینک نے اسے بطور کاغذی نوٹ کے جاری کیا۔

اس وقت جاری کرنے والے بینک کے پاس ان کاغذی نوٹوں کے بدلے میں سو فیصد اتنی مالیت کا سونا موجود ہوتا تھا اور بینک یہ التزام کرتا تھا کہ وہ صرف اتنی مقدار میں نوٹ جاری کرے جتنی مقدار میں اس کے پاس سونا موجود ہے اور اس کاغذی نوٹ کے حامل کو اختیار تھا کہ وہ جس وقت چاہے بینک جا کر اس کے بدلے میں سونا حاصل کرلے۔اسی وجہ سے اس نظام کو "سونے کی سلاخوں کا معیار" (Gold Bullion Standard) کہا جاتا ہے۔

ابتداء میں بینکوں پر یہ پابندی عائد کی گئی کہ وہ جتنے نوٹ جاری کرتے ہیں ان کے پاس اتنا سونا ہونا ضروری ہے، لیکن بعد میں یہ قانون ختم کر دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ پورا سونا ہونا ضروری نہیں لیکن ایک خاص تناسب سے سونا ہونا چاہئے یعنی جتنے نوٹ جاری کئے ہیں ان کا مثلاً دو تہائی سونا چاہئے بعد میں دو تہائی کم کر کے ایک تہائی کر دیا، پھر ایک چوتھائی کر دی، نسبتیں بدلتی چلی گئیں ، یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آیا کہ ساری دنیا کے ملکوں کے پاس سونا کم ہوگیا۔

اب اس نوٹ کی حقیقت صرف یہ ہے کہ اس نوٹ میں اتنی طاقت ہے

کہ اس کے ذریعہ بازار سے کچھ چیزیں خریدی جاسکیں اور جس ملک کا نوٹ ہے اسی ملک کے بازار میں خرید سکتے ہیں۔

ان بینکوں کے جاری کردہ نوٹوں میں بھی وہی مشکل پیش آنے لگی جو پہلے سونے اور چاندی کے سکوں کے ساتھ پیش آچکی تھی یعنی ان نوٹوں کو بڑی مقدار میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا آسان نہیں رہا اور ہر وقت چور اور لٹیروں کا خدشہ منڈلانے لگا، اور ان نوٹوں کی بہت بڑی مقدار کو ذخیرہ کر کے گھر میں رکھنا بھی مشکل ہوگیا تو اب بینکوں نے لوگوں کی ان مشکلات کے حل کے طور پر پلاسٹک کرنسی جاری کی جسے ہم آج Debit Card اور Credit Card وغیرہ کے مختلف ناموں سے جانتے ہیں، ان کارڈوں کے ذریعہ آسانی سے جب چاہیں اور جیسے چاہیں خرید وفروخت کر سکتے ہیں۔

بہرحال! یہ دنیا کے کرنسی نظام کے انقلابات اور تغیرات کا مختصر خلاصہ ہے، جس کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ کرنسی نوٹ ایک حالت اور ایک کیفیت پر قائم نہیں رہے بلکہ مختلف ادوار اور مختلف زمانوں میں ان کی حیثیت بدلتی رہی ہے اور ان پر بہت سے انقلابات اور تغیرات گذر چکے ہیں، بلکہ اب تو بازار میں ایک ایسی کرنسی (Currency) آئی ہے نہ وہ سامان ہے، نہ سونا چاندی ہے، نہ رسید ہے، نہ نوٹ ہے، اور نہ ہی کوئی کریڈٹ

(Credit)یا ڈیبٹ (Debit) کارڈ ہے ،بلکہ وہ ایک ڈیجیٹل یا(Virtual) کرنسی ہے جیسے بٹ کوئن (Bitcoin)،اب چونکہ پہلے زمانہ میں جن کرنسیوں سے خرید وفروخت ہوا کرتی تھی اس کے مفصل احکام کتابوں میں موجود ہیں حتی کہ ڈیبٹ کارڈ (Debit Card)اور کریڈٹ کارڈ (Credit Card)وغیرہ کے احکام بھی علماءِ کرام نے مفصل ذکر کئے ہیں، لیکن یہ جو ڈیجیٹل کرنسی ہے جس کی معروف قسم بٹ کوئن ہے (بٹ کوئن کے علاوہ اور بھی بہت ساری ڈیجیٹل کرنسیاں اس وقت مارکیٹ میں موجود ہیں) یہ نئے دور کی کرنسی ہے تو اس نئی کرنسی کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم جاننا بھی بہت ضروری ہے اور مزید یہ کہ بہت سارے لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال چلتا رہتا ہے کہ آیا یہ بٹ کوئن حلال ہے یا حرام، یا اس میں انوسٹ کرنا چاہئے یا نہیں کرنا چاہئے وغیرہ وغیرہ،لہٰذا اس قضیہ کو حل کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں بٹ کوئن کی حقیقت اور اس کے طریقہ ٔ استعمال کو جاننا ضروری ہے تا کہ ہم آگے چل کر کسی ایک حتمی نتیجہ پر پہنچ سکیں،اور اس کا شرعی حکم متعین کرنے میں آسانی ہو۔

بٹ کوئن (Bitcoin) کیا ہے؟

بٹ کوئن (Bitcoin) ڈیجیٹل کرنسی کی ایک مشہور قسم ہے، ڈیجیٹل کرنسی کو اصطلاح میں مجازی رغیر حسی کرنسی (Virtual Currency) کہا جاتا ہے یعنی اس قسم کی کرنسی کا کوئی حسی وجود کسی بھی شکل میں نہیں ہوتا، اس کا وجود چند پیچیدہ نمبرات (جس کو اندازے سے بنا نا تقریباً ناممکن ہوتا ہے) کی صورت میں کمپیوٹر کے سرور یا کسی ڈیجیٹل ڈیوائس پر ہوتا ہے۔

یہ کرنسی دنیا بھر میں یکساں وجود رکھتی ہے اور کسی بھی حکومت یا نگران ادارے کے ماتحت نہیں ہوتی، بلکہ ایک مستقل آزاد (Decentralized) حیثیت میں دستیاب ہوتی ہے اور اس کے ذریعے ہر اس شخص کے ساتھ جو اسے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو دنیا کے کسی بھی خطے میں بغیر کسی رکاوٹ اور کسی اتھارٹی کی منظوری کے مالی معاملات کئے جاسکتے ہیں، ان کرنسیوں کے لین دین کو اس لحاظ سے محفوظ کہا جاتا ہے کہ ہر کرنسی کی لین دین کے پیچھے ایک واضح ریکارڈ مرتب ہوتا ہے جسے بلاک چین (Blockchain) کہا جاتا ہے اس ریکارڈ کی رو سے یہ بات ممکن نہیں رہتی کہ ایک کرنسی کو دو مرتبہ استعمال کیا جائے۔

چونکہ اس طرح کی کرنسی کے پیچھے کوئی ذمہ دار اتھارٹی نہیں ہوتی، لہذا اس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے غیر متوقع (Non-Predicted) امکانات بھی کافی زیادہ ہوتے ہیں، کیونکہ اس کے طلب ورسد (Demand and Supply) کا درست اندازہ لگا کر کسی صحیح نتیجے پر پہنچنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں، اس وقت لاکھوں کی تعداد میں یہ کرنسی جاری ہو چکی ہے اور ہزاروں لوگ اس کے ذریعے مالی معاملات کر رہے ہیں، حتی کہ کرنسیوں کی ریٹ بتانے والی بعض مشہور و معروف ویب سائٹس بھی، عام کرنسیوں کی طرح اس کا ریٹ اور شرح تبادلہ بھی شائع کرتے ہیں۔

یہ خلاصہ ہے اس کرنسی کا جس کو ہم بٹ کوئن کے نام سے جانتے ہیں اب آگے ہم ذرا تفصیل کے ساتھ اس ڈیجیٹل کرنسی کی تحقیق کریں گے۔

بٹ کوئن (Bitcoin) کی وجہ تسمیہ اور اس کی ابتداء

پہلے پہل یہ لفظِ بٹ کوئن 31/ اکتوبر 2008ء کو استعمال کیا گیا جو کہ دو الفاظ Bit اور Coin کا مجموعہ ہے جس کے معنی خفیہ کرنسی کے ہیں، اس کا موجد کون ہے اس کے بارے میں یقین سے تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایک شخص ہے یا ایک گروہ یا ایک کمپنی، البتہ یہ بات مشہور ہے کہ 3/ جنوری 2009ء کو

ستوشی ناکاماتو (Satoshi Nakamoto) نامی سافٹ ویر ڈیویلیپر (Software Developer) نے ایجاد کیا اور اسے بنانے کا مقصد ایک ایسی آن لائن (Online) کرنسی بنانا تھا جو کسی بھی بینکنگ سسٹم (Banking System) کے کنٹرول میں نہ آتی ہو اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کم سے کم ٹرانزکشن فیس میں بھیجا جا سکے۔

بٹ کوئن (Bitcoin) کی بناوٹ اور اس کا طریقۂ استعمال

بٹ کوئن کی بناوٹ کو سمجھنے کے لئے پہلے ہمیں نارمل کرنسی کی بناوٹ کو سمجھنا ہوگا، مثال کے طور پر جو پیسے اِس وقت ہمارے درمیان رائج ہیں وہ روپیہ یا ڈالر وغیرہ کی صورت میں ہو سکتے ہیں اور ان کا حقیقی وجود ہوتا ہے یعنی ہم ان کرنسیوں کو اپنے ہاتھوں سے چھو سکتے ہیں، اس کے علاوہ ہمارے پاس موجود کرنسی مثلا ہندوستانی روپیوں کو ہندوستان کا مرکزی بینک (RBI) ''ریزو بینک آف انڈیا'' کنٹرول کرتا ہے اور یہ روپیہ جب بھی کہیں بھیجا یا منگوایا جاتا ہے تو اس کا مکمل ریکارڈ بینک کے پاس موجود ہوتا ہے، مگر بٹ کوئن (Bitcoin) کے معاملہ میں ایسا کچھ نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بٹ کوئن ایک غیر حسی (Virtual Currency) ہے اور بٹ کوئن کو کوئی بھی دنیا کا

بینک کنڑول نہیں کرتا اسی وجہ سے اس کو غیر مرکزی کرنسی (Decentralized Currency) بھی کہتے ہیں اور مزید یہ کہ اس کی ٹرانزکشنس (Transactions) کو معلوم کرنا تقریباً ناممکن ہے کہ یہ کس کو اور کہاں بھیجے گئے ہیں۔

بلاک چین (Blockchain) کی حقیقت

بٹ کوئن جب مختلف یونٹس کی صورت میں ایک فرد سے دوسرے فرد کی جانب منتقل کی جاتی ہیں تو اس ٹرانزکشن (Transaction) کو انٹرنٹ کے ذریعے پبلک لیڈجر (Public Ledger) میں باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے، یہ وہ پبلک لیڈجر (Public Ledger) ہے جسے بلاک چین (Blockchain) کا نام دیا گیا ہے، یہ دراصل وہ سافٹ وئیر ہے جو خاص طور پر بٹ کوئن کی ترسیل اور اس کا ریکارڈ رکھنے کے لئے بنایا گیا ہے اور یہی دراصل رقم بھیجنے اور وصول کرنے والے کے لئے اپنے ریکارڈ کی بدولت ضامن کا کردار بھی ادا کرتا ہے جس کی وجہ سے بٹ کوئن کے استعمال کرنے والوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

بٹ کوئن کو حاصل کرنے کے دو طریقے

بٹ کوئن (Bitcoin) کو حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ یا تو آپ اپنی کوئی پروڈ یکٹ (Product) یا اپنی کوئی سروس (Service) کو آن لائن فروخت کر کے اس کے بدلے میں آپ بٹ کوئن حاصل کر سکتے ہیں ، جب کہ دوسرا طریقہ بٹ کوئن کو حاصل کرنے کا جو دنیا بھر میں استعمال ہو رہا ہے وہ بٹ کوئن مائننگ (Bitcoin Mining) کہلاتا ہے، بٹ کوئن مئننگ کرنے والے دو کام کرتے ہیں، پہلا کام بٹ کوئن نیٹ ورک (Network) پر کی جانے والی خریدوفروخت (Transactions) کی تصدیق کرنااور دوسرا کام بٹ کوئن بنانا، نئے بٹ کوئن مائننگ کرنے کے لئے بہت سارے پاور فل کمپیوٹرس کو ایک ساتھ جوڑ کر ان سے میتھو میٹیکل کیلکولیشن (Mathematical Calculation) حَل کروائے جاتے ہیں، تو ان کیلکولیشنس (Calculations) کو حل کرنے کے بدلے میں کمپیوٹر کے مالک کو انعام کے طور پر بٹ کوئن دیئے جاتے ہیں۔

جب بٹ کوئن کو متعارف کروایا گیا تھا تو اس وقت اس کی مائننگ (Mining)

کی بھی حد رکھی گئی تھا کہ 21 ملین یعنی دو کروڑ دس لاکھ سے زائد بٹ کوئن کبھی بھی متعارف نہیں کروائے جائیں گے، جو کہ تقریباً سال 2010ء میں یا 2140ء تک کے عرصے میں مکمل ہوں گے۔

بٹ کوئن (Bitcoin) کا غلط استعمال

جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا کہ بٹ کوئن کی (Transactions) کو معلوم کرنا ناممکن ہے کہ یہ کس کو اور کہاں بھیجے گئے ہیں، تو بٹ کوئن کی اسی انوکھی خصوصیت کا فائدہ اٹھا کر چند کرمنل گروپس (Criminal Groups) نے اسے غلط چیزوں میں استعمال کرنا شروع کر دیا اور ہر طرح کی مجرمانہ حرکتوں کے لئے جیسے ڈرگس ڈیلنگ (Drugs Dealing) بلیک میلنگ (Black mailing) اور کڈنیپنگ (Kidnapping) وغیرہ کے لئے بٹ کوئن کے ذریعہ معاملہ کرنا شروع کر دیا، مثال کے طور پر انٹرنیٹ پر موجود Silkroad نامی ویب سائٹ سے تمام غیر قانونی اور مجرمانہ اشیاء اسی منحوس کرنسی بٹ کوئن کے ذریعہ خریدی جارہی تھیں، اسی وجہ سے سنہ 2013ء میں غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث اس ویب سائٹ Silkroad کو امریکی FBI نے (Ban) بند کیا اور اس کے تقریباً ایک لاکھ سے زائد بٹ کوئن

(Bitcoin) کومنجمد کردیا، اُس وقت اس کی قیمت 28.5 ملین امریکی ڈالر تھے۔

چونکہ یہ کرنسی روایتی بینکنگ سسٹم کے خلاف کام کرتی ہے اور تمام قانونی تقاضے بھی پورے نہیں کرتی اس لئے دنیا کے مختلف ممالک میں (Ban) بندکردیا گیا ہے اوران کا لین دین باقاعدہ جرم تصور ہوتا ہے۔

بٹ کوئن (Bitcoin) کو موجودہ پیپر کرنسی سے موازنہ کرنا کیسا ہے؟

بٹ کوئن (Bitcoin) کوموجودہ پیپر کرنسی مثلاً ہندوستانی روپیوں اور امریکن ڈالر وغیرہ سے موازنہ کرنا درست نہیں ہے ،اس لئے کہ ہندوستانی روپیوں اورامریکن ڈالروغیرہ کی جوقوت ہے وہ اس ملک کے معاشی صورتحال پر منحصر ہوتی ہے مثلاً اگر ہندوستان کی معاشی صورتِ حال مستحکم ہے اور اچھا پر فارم کرر ہی ہے تو ہندوستانی کرنسی کی ویلیو (Value) بڑھے گی ،اس کے بالمقابل اگرکسی ملک کی معاشی صورتِ حال غیر مستحکم ہوجائے تواس ملک کی کرنسی کی ویلیو(Value) گھٹے گی جیسے Zimbabwe کی معاشی صورتحال جب غیر مستحکم ہوگئی تواس ملک کی کرنسی میں اتنی گراوٹ آئی کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ایک انڈے کی قیمت اس ملک کے 20 ہزار روپئے تک پہنچ گئی ،تواس سے

پتہ چلا کہ کسی بھی ملک کی پیپر کرنسی کا اتار چڑھاؤ یا اس کی جو ویلیو(Value) ہے وہ اس ملک کی معاشی صورتحال پر منحصر ہوتی ہے ،لیکن بٹ کوئن (Bitcoin) کا چونکہ دنیا کی کسی بھی ملک کی معاشی صورتِ حال سے کوئی تعلق نہیں ہے اور مزید یہ کہ یہ ایک مستقل آزاد(Decentralized) کرنسی ہے،اس لئے ہم بٹ کوئن کو نارمل پیپر کرنسی سے موازنہ ہرگز نہیں کر سکتے۔

بٹ کوئن(Bitcoin) کی قیمت کے اتار چڑھاؤ کی وجہ

جہاں تک بٹ کوئن کی قیمت کا تعین ہونے کا سوال ہے تو یہ ڈیمانڈ (Demand) اور سپلائی (Supply) پر منحصر ہوتا ہے یعنی جتنے زیادہ اس کرنسی کو خریدنے والے ہوتے ہیں اس کی قیمت اتنی ہی زیادہ بڑھتی چلی جاتی ہے جب کہ اس کے بالمقابل اگر اس کی ڈیمانڈ(Demand) کم ہو جائے اور اس کی سپلائی زیادہ ہو جائے تو اس کی قیمت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ بٹ کوئن حقیقت میں لوگوں کے رجحان اور عدمِ رجحان پر منحصر ہوتی ہے یعنی جتنا زیادہ لوگ بٹ کوئن میں انوسٹ کریں گے یا خریدیں گے تو اتنی اس کی جو قیمت ہے وہ بڑھ جائے گی، اور اگر لوگ بٹ کوئن میں انوسٹ کرنا بند کر دیں اور اپنے پاس موجود بٹ کوئن کو بھی فروخت کرنا شروع

کردیں اور بٹ کوئن سے اپنا پیسہ نکالنا شروع کردیں تو بٹ کوئن کی جو قیمت ہے وہ گھٹتی چلی جائے گی۔

کیا بٹ کوئن (Bitcoin) جوئے کی ایک شکل ہے؟

جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا کہ بٹ کوئن حقیقت میں لوگوں کے رجحان اور عدمِ رجحان پر منحصر ہوتی ہے، تو اب ہر بٹ کوئن میں انوسٹ (Invest) کرنے والے کے ذہن میں شروع سے ہی یہ بات ہوتی ہے کہ 50 فیصد چانس ہیں اس کی قیمت کے بڑھنے کی اور 50 فیصد چانس ہیں اس کی قیمت کے گھٹنے کی، یعنی انوسٹر کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ اگر لوگ زیادہ سے زیادہ بٹ کوئن میں انوسٹ کریں گے تو بسبب اس کی ڈیمانڈ (Demand) کے مجھے نفع ہوگا اس کے بالمقابل اگر لوگ بٹ کوئن میں پیسہ لگانے کے بجائے بٹ کوئن سے اپنا پیسہ نکالنا شروع کردیں گے تو بسبب اس کی (Over Supply) کے مجھے نقصان ہوگا تو یہ دو چیزوں کے درمیان معلق ہوتا ہے۔

لہٰذا اب دو صورتیں ہوئیں، یا تو جو پیسہ اس نے بٹ کوئن میں لگایا ہے، وہ بھی ڈوب گیا، یا اپنے ساتھ بہت بڑی دولت لے آیا، اس کو قمار (Gambling) جوا کہتے ہیں، اس کو اور ذرا تفصیل سے سمجھئے تا کہ پورے

طور پر اطمینان ہوجائے ،ورنہ عام طور پر لوگ یہ کہہ کر اپنا دامن بچا کے نکل جاتے ہیں کہ نئے نئے مولوی اور نئے نئے فتوے، حالانکہ کوئی بھی مولوی یا مفتی جوفتویٰ دیتا ہے وہ قرآن وحدیث کو مدِ نظر رکھ کر ہی دیتا ہے۔

چنانچہ بٹ کوئن کو جو جوئے کی قسم میں شامل کیا گیا ہے اس کو اور اچھی طرح سمجھنے کی آسان سی مثال یہ ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان میں جب کبھی بھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کرکٹ میچ ہوتا ہے تو جوئے کا بازار بھی گرم ہوجاتا ہے، جوئے میں ہوتا یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی پسندیدہ ٹیم پر پیسے لگاتا ہے کہ اگر میری ٹیم میچ جیت جائے تو میں آپ سے پیسے لے لوں گا شرط کے مطابق، اس کے بالمقابل دوسرا بندہ دوسری ٹیم پر پیسے لگا رہا ہوتا ہے کہ اگر میری ٹیم میچ جیت جائے تو میں تم سے شرط کے مطابق پیسے لے لوں گا، تو گویا دونوں کے جیتنے کے جو امکانات (Chances) ہیں وہ پچاس پچاس فیصد ہیں، تو اسی طرح کا تقریباً بٹ کوئن میں بھی حساب ہوتا ہے کہ یا تو آپ ڈوب گئے یا آپ نے امید سے زیادہ کمائی کرلی، تو اب اگر لوگوں کا رجحان بڑھتا ہے اور لوگ خریدتے چلے جارہے ہوں تو آپ کے بٹ کوئن (Bitcoin) کی جو ویلیو (Value) ہے وہ بڑھ جائے گی، لیکن اگر لوگوں نے بٹ کوئن سے پیسے نکالنے شروع کردیئے تو بٹ کوئن کی ویلیو (Value) اور اس کی قیمت گھٹ

جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ امید سے بھی زیادہ نقصان اٹھانا پڑ جائے ،لہذا عقلمندی یہی ہے کہ اس سے حتی المقدور اپنے آپ کو بچایا جائے ،ورنہ لالچ کے چکر میں پڑ کر دنیا و آخرت دونوں برباد ہونے کا قوی امکان ہے۔

بٹ کوئن (Bitcoin) کی مقبولیت کا راز

سوال یہ ہے کہ بٹ کوئن کے اتنے سارے معاشی اور شرعی نقصانات کے باوجود یہ بٹ کوئن اتنی زیادہ مشہور کیسے ہوگئی تو اس کا آسان سا جواب یہ ہے کہ اس نئی مصیبت بٹ کوئن (Bitcoin) کو مقبول بنانے میں میڈیا اور دیگر ذرائع نے بہت بڑا کردار ادا کیا ہے ،اور خصوصیت کے ساتھ بہت سارے ممالک نے مصنوعی کرنسی کرائسس (Artificial Currency Crisis) یعنی مصنوعی مالیاتی بحران پیدا کئے ،مثلاً جب ہندوستان (India) کی حکومت نے 8 نومبر 2016ء کو پانچ سو 500 اور ہزار 1000 روپئے کے نوٹوں کو منسوخ کیا تو اس طرح کی کرپٹو کرنسی کی مانگ میں ایک دم زبردست اضافہ ہوا، اس کی دلیل یہ ہے کہ اکتوبر اور نومبر 2016ء کے درمیان ایک بٹ کوئن (Bitcoin) کی قیمت صرف 600 $ اور $780 امریکی ڈالرس کے درمیان تھی ،جب کہ جنوری 2017ء میں اس کی قیمت 800 $ سے $

1150 امریکی ڈالروں تک پہنچ گئی اور دن بدن اس کی قیمت میں اضافہ ہوتا چلا گیا حتی کہ اسی سال 19 دسمبر 2017ء کو ایک بٹ کوئن کی قیمت 17,608 امریکی ڈالروں تک پہونچ گئی، اور اس کے ذریعے بہت سارے کالے دہن والوں (Black Money Holders) کو ایک سنہرا موقعہ ہاتھ لگا جس سے وہ اپنے (Black Money) کالے دہن کو چھپانے اور مزید ترقی دینے میں کامیاب ہوگئے۔اور ہندوستانی حکومت کالے دہن (Black Money) کے مٹنے کے جھوٹے دعوے کرتے رہ گئی۔

بٹ کوئن (Bitcoin) کے فوائد (Advantages)

ڈیجیٹل کرنسی جو ہوتے ہیں اس کے بہت سارے فوائد ذکر کئے جاتے ہیں، خصوصاً اگر ہم بٹ کوئن کی بات کریں تو اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ بتلایا جاتا ہے کہ اس کی سیکوریٹی کا جو معیار (Level) ہے وہ دوسرے کرنسیوں کے مقابلہ میں بہت مضبوط اور پائدار ہوتا ہے، یہ بہت بڑا دعویٰ ہے بٹ کوئن کے دلداداؤں کا مگر آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ یہ دعویٰ حقیقت پر مبنی بھی تھا یا صرف زبانی جمع خرچ تھے۔

دوسرا فائدہ بٹ کوئن کا یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ معاملہ کرنے

کی صورت میں معاملہ کرنے والے کی شناخت محفوظ رہتی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص اپنے ملک کی کرنسی کے ذریعہ معاملہ کرتا ہے تو اس ملک کی حکومت اور سنٹرل بینک کو معلوم ہوجاتا ہے کہ کس نے کتنے پیسے اپنے اکاؤنٹ میں منگوائے یا کتنے پیسے دوسرے کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر(Transfer) کیے ، یا کتنی کی خریداری کی وغیرہ وغیرہ ،لیکن بٹ کوئن کے ذریعہ معاملہ کرنے کی صورت میں معاملہ کرنے والے کی شناخت محفوظ رہتی ہے اور کسی بھی گورنمنٹ یا بینک کو یہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ کس نے کتنے کے ٹرانزکشنس (Transactions) کیے ہیں، کب کیے ہیں اور کہاں کیے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

تیسرا فائدہ بٹ کوئن کا یہ ہے کہ اگر کوئی ٹرانزکشن بٹ کوئن کے ذریعہ کی جائے تو اس میں فیس بہت کم لگتی ہے دوسرے ٹرانزکشنس (Transactions) کے مقابلہ میں جیسے NEFT اور RTGS وغیرہ کے۔

چوتھا فائدہ بٹ کوئن کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بھی بینک میں اپنا اکاؤنٹ کھلوانا چاہے تو بینک کے کارندے اس سے بہت سارے دستاویزات (Documents) طلب کرتے ہیں اور ساتھ ہی بینک کے کارندے یہ بھی جانچتے ہیں کہ وہ شخص ان کے بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے کے لائق بھی ہے کہ نہیں، جب کہ بٹ کوئن میں کوئی بھی شخص اکاؤنٹ کھلوا سکتا ہے اور کسی طرح کا

بھی ٹرانزکشن کرسکتا ہے بغیر کسی رکاوٹ کے۔

یہ چند فوائد ہیں بٹ کوئن کے جس کی بنا پر بہت سارے لوگ اس پرٹوٹ پڑ رہے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ وہ لوگ جو خفیہ اور پر اسرار طریقے سے اپنی ناجائز کمائی کو راز میں رکھتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا چاہتے ہیں وہ بٹ کوئن کو ترجیح دیتے ہیں، اور اس کے صرف بہت بڑے مدّاح اور حامی ہی نہیں بلکہ اس کے خلاف آواز یا قلم اٹھانے والوں کے بڑے سخت مخالف بھی ہیں، اور اگر کوئی شرعی حکم بٹ کوئن کے متعلق ان کے سامنے ذکر بھی کیا جائے تو ایسے علماءِ کرام اور مفتیانِ عظام کو جاہل اور تنگ نظر جیسے بڑے بڑے القاب سے بھی نوازتے ہیں۔

بٹ کوئن کے نقصانات (Disadvantages)

بٹ کوئن کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس میں (High Volatility) پائی جاتی ہے یعنی بہت زیادہ اتار چڑھاؤ کا خطرہ ہر وقت لاحق رہتا ہے جس کی وجہ سے انوسٹر (Investor) کا سرمایہ (Capital) کے محفوظ ہونے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں، مطلب یہ کہ انوسٹر نے جو پیسہ بٹ کوئن میں لگایا ہے اس پر نقصان ہونے کا خطرہ ہر وقت منڈلاتا رہتا ہے

، بہت سارے لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بٹ کوئن کی ویلیو (Value) سال 2017ء میں دس گنا سے بھی زیادہ بڑھی ہے تو پھر اس پر نقصان ہونے کا خطرہ کیسا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ جو کرنسی ایک سال کے اندر دس گنا سے بھی زیادہ بڑھ سکتی ہے اپنی اصلی ویلیو (Value) سے تو کیا وہ کرنسی ایک سال میں دس گنا گر نہیں سکتی ، لہذا اسی (High Volatility) کی وجہ سے اس کرنسی کو دیگر رائج کرنسیوں کے مقابلے میں غیر محفوظ کہا جاتا ہے۔

بٹ کوئن کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ مالکِ بٹ کوئن جو اپنے بٹ کوئن کو جہاں ذخیرہ یا جمع (Store) کرتا ہے اسے ای واللٹ (E Wallet) کہتے ہیں، اور یہ ای واللٹ (E Wallet) مستند (Authorised) یا باضابطہ (Regulated) ای واللٹ نہیں ہے، اگر خدانخواستہ یہ (E Wallet) کسی طرح ختم ہوجاتا ہے مثلاً اگر کوئی اس Wallet کو Hack کرلے تو پھر بٹ کوئن کا مالک کسی سے بھی اپنے بٹ کوئن کا مطالبہ نہیں کرسکتا، کیونکہ یہ E Wallet نہ مستند (Authorised) ہے اور نہ ہی باضابطہ (Regulated) ہے تو ایسی صورت میں جو نقصان ہوگا اس کا بھگتان صرف بٹ کوئن کے مالک کو ہی کرنا پڑے گا، اسی طرح اگر بٹ کوئن کا مالک اس

(E-Wallet) کا Password بھول جائے یا کوئی دوسرا شخص اس (E-Wallet) کا Password چوری کرلے تو اس میں جمع شدہ بٹ کوئن کا کیا ہوگا ،لہذا یہ سب ایسے خطرات ہیں جس سے کسی بھی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا۔

تیسرا نقصان بٹ کوئن کا یہ ہے کہ جو بھی آپ پیمنٹ (Payment) کریں گے بٹ کوئن کے ذریعہ وہ (P2P) Peer to Peer یعنی براہِ راست (کسی تیسری پارٹی کی مداخلت کے بغیر) پیمنٹ ہوتی ہے ،اس میں نقصان یہ ہے کہ اگر پیمنٹ (Payment) کرنے کے بعد جس کو پیمنٹ کی گئی ہے وہ شخص انکار کردے یا بحث کرنے لگے اور (Dispute) کردے کہ میں نہیں دیتا تو آپ کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے کہ آپ اس کے خلاف مقدمہ کریں، کیونکہ یہاں پر آپ نے جو پیمنٹ کی ہے وہ صرف آپ کے اور جس کو آپ نے پیمنٹ کیا ہے اس کے درمیان کا معاملہ ہے تیسرے کسی بھی ادارہ (Institution) یا نگرانی کرنے والا (Regulator) کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا ،لہذا مدِ مقابل کے انکار کرنے کی صورت میں آپ کو ایک کوڑی کا بھی قانونی طور پر اس سے مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

چوتھا اور سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ بٹ کوئن (Bitcoin) یہ کسی اثاثہ کی بنیاد پر (Asset Based) کرنسی نہیں ہے بلکہ مانگ کی بنیاد پر (Demand Based) کرنسی ہے، اور ہم عام طور پر جس کرنسی کے ذریعہ معاملات کرتے ہیں وہ ہمیشہ کسی نہ کسی چیز (Underlying Asset) سے منسلک ہوتی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص Stock Exchange سے شریعہ کمپلائنٹ شیئرز خریدتا ہے تو اس کے پیچھے شیئرز کے حصص کے بقدر کمپنی میں اس کی ملکیت ہوتی ہے، یعنی جو بھی شیئرز خریدا گیا ہے اس کی حمایت (Backing) ہے کسی نہ کسی اثاثہ (Asset) سے، لیکن بٹ کوئن کے معاملہ میں کوئی حمایت (Backing) نہیں ہے، وہ صرف ہوا میں ہے اس کے پیچھے کوئی (Underlying Asset) نہیں ہے، تو خدارا ذرا سوچیں کہ کیا ایسی صورت میں بٹ کو خریدنا درست عمل ہے۔

لہذا! یہ چند نقصانات ہیں بٹ کوئن کے جس کا مختصراً خلاصہ ہم نے پیش کیا ہے، اگر کوئی مزید اس میں اس کے تکنیکل (Technical) پہلو سے غور وخوص کرے تو اس طرح کے اور بھی بہت ساری خامیاں واضح کی جاسکتی ہیں۔

بٹ کوئن (Bitcoin) میں انسوٹ کرنا کیسا ہے؟

بٹ کوئن میں انوسٹ کرنا یا پیسے لگانا بیوقوفی ہے اس لئے کہ جب یہ بات واضح ہوچکی کہ اس کرنسی کا کوئی مالک (Owner) نہیں ہے تو اب اگر فرض کریں کہ کل کو یہ کرنسی کسی طرح ختم کردی جاتی ہے یا اس کی ویلیو Zero ہوجاتی ہے یا اس کے سسٹم کو ہیک (Hack) کرلیا جاتا ہے تو پھر ایسی صورت میں ان بٹ کوئن (Bitcoin) میں پیسے لگایا ہوا شخص اپنے پیسوں کی واپسی کے لئے کس پر مقدمہ کرے گا، جب کہ عام رائج پیپر کرنسی جو ہمارے پا س ہوتی ہے مثلاً ہندوستانی روپئے اس کی گیرنٹی سینٹرل بینک (RBI) دیتا ہے کہ اگر اس کرنسی کو کوئی قبول (Accept) نہ کرے، یا اس کی مالیت کو تسلیم نہ کیا جائے تو ہم (RBI) اس کے ذمہ دار ہیں جیسا کہ 8 نومبر 2016ء کو جب حکومت ہند نے پرانے جاری کردہ 500 اور 1000 روپیوں کے نوٹوں کو منسوخ کیا تو ان منسوخ شدہ نوٹوں کے مقابلہ میں اس کی مالیت یا قیمت کے حساب سے اس کا بدل فراہم کیا گیا، جب کہ بٹ کوئن (Bitcoin) جیسی آن لائن (Virtual) کرنسی میں ایسا کچھ بھی نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس کی گیرنٹی نہ کوئی فرد دیتا ہے اور نہ کوئی کمپنی یا بینک، اور نہ ہی کسی ملک کی حکومت، لہذا اس سے

نقصان اٹھانے کی صورت میں نہ ہم کسی پر الزام عائد کر سکتے ہیں اور نہ ہی کسی پر مقدمہ، اس لئے عقلمندی کا تقاضہ یہی ہے کہ اس جیسی دجّالی کرنسی سے حتی المقدور بچا جائے۔

بٹ کوئن (Bitcoin) کا شرعی حکم

بٹ کوئن کے حوالے سے تمام علماءِ کرام کی تحقیق یہی ہے کہ یہ درست نہیں ہے، چنانچہ اس سلسلہ میں بندہ اپنی رائے دینے کے بجائے مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے فتوے کو وافی وکافی سمجھتا ہے، کیونکہ جب ایک عالمی ادارے نے اس کرنسی کے سلسلہ میں اچھی طرح تحقیق کر کے حتمی رائے قائم کی ہے تو ہم کون ہوتے ہیں کہ ان کے خلاف کوئی الگ سی رائے قائم کریں، لہذا بندہ بٹ کوئن کے شرعی حکم کے سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند کے فتوے کو نقل کرنا بہتر سمجھتا ہے، اور مزید یہ کہ صرف دارالعلوم دیوبند ہی نہیں بلکہ علماءِ مصر، علماءِ فلسطین اور ترکی کی حکومت نے سرکاری طور پر اس کو ممنوع قرار دیا ہے، اور دیگر بہت سارے دارالافتاؤں کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ اس کرنسی میں انوسٹ کرنا درست نہیں ہے۔

بٹ کوئن کے متعلق دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

سوال: بٹ کوئن (Bitcoin) کی تجارت کرر ہا ہوں ، کیا یہ جائز ہے؟ میں بٹ کوئن میں پیسے لگارہاہوں، کیااس کی اجازت ہے؟

جواب نمبر:155068

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa No:1420-1399/N=1/1439

جواب: بٹ کوائن یا کوئی بھی ڈیجیٹل کرنسی، محض فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف وشرائط بالکل نہیں پائی جاتیں۔ اور آج کل بٹ کوائن یا ڈیجیٹل کرنسی کی خرید وفروخت کے نام سے نیٹ پر جو کاروبار چل رہا ہے، وہ محض دھوکہ ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کاروبار میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں، بلکہ درحقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوئے کی شکل ہے، اس لئے بٹ کوائن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی کی خرید وفروخت کی شکل میں انٹرنیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال وجائز نہیں ہے، لہذا آپ بٹ کوائن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی کے نام نہاد کاروبار میں پیسے نہ لگائیں، مزید تفصیل کے لئے سابقہ دو فتوے (۲۳۸/ن، ۸۸۱/ن، ۱۴۳۸ھ۔ ۰ یَ ۴/ن، یَ ۸۹/ن، ۱۴۳۸ھ) بھی

منسلک ہیں، انہیں بھی ملاحظہ کرلیا جائے۔

قال اللہ تعالیٰ: وأحل اللہ البیع وحرم الربا الایة (البقرة:۲۷۵)

یا یھاالذین آمنو انما الخمر والمیسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (المائدہ:۹۰)

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: ان اللہ حرم علی أمتی الخمر والمیسر (المسند للامام أحمد، ۲:۳۵۱، رقم الحدیث: ۶۵۱۱ئ)

ولا تأکلو أموالکم بینکم بالباطل

أی بالحرام یعنی بالرباء، والقمار، والغصب والسرقة (معالم التنزیل ۲:۵۰)

لأن القمار من القمر الذی یزداد تارة وینقص أخری، وسم القمار قمارا، لأن کل واحد من القمامرین ممن یجوز أن یذھب ماله الی صاحبه، ویجوز أن یستفید مال صاحبه، وھو حرام بالنص۔

(ردالمختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، فصل فی البیع، ۹:۵۷۷، ط: مکتبہ زکریا دیوبند)

وقال اللہ تعالیٰ: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (سورة المائدہ، رسم الایة:۲)

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

بٹ کوئن سے ہی متعلق ایک اور سوال May 2017ء میں دارالعلوم دیوبند سے کیا گیا، جس کا تفصیلی جواب بھی ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa:881-238/N=8/1438

(۱، ۲) آج کل دنیا میں مختلف کرنسیاں رائج ہیں، وہ فی نفسہ مال نہیں ہیں، وہ محض کاغذ کا ٹکڑا ہیں، ان میں جو مالیت یا عرفی ثمنیت پائی جاتی ہے، وہ دو وجہ سے ہے، ایک تو اس وجہ سے کہ ان کے پیچھے ملک کی اقتصادی چیزیں ہوتی ہیں ؛اسی لیے ملک کی اقتصادی ترقی اور انحطاط کا کرنسی کی ویلیو پر اثر پڑتا ہے، یعنی :اقتصاد ہی کی وجہ سے ملک کی کرنسی کی ویلیو گھٹتی بڑھتی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہر ملک عوام کے لیے اپنی کرنسی کا ضامن وذمہ دار ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب کوئی ملک اپنی کوئی کرنسی بند کرتا ہے تو کرنسی محض کاغذ کا نوٹ بن کر رہ جاتی ہے اور اس کی کوئی ویلیو یا حیثیت باقی نہیں رہتی ۔ اب سوال یہ ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی کے پیچھے کیا چیز ہے جس کی وجہ سے اس کی ویلیو متعین ہوتی ہے اور اس کی ترقی اور انحطاط سے کرنسی کی ویلیو گھٹتی بڑھتی ہے؟ اسی طرح اس کرنسی کا ضامن وذمہ دار کون ہے؟ نیز کرنسی کی پشت پر جو چیز پائی جاتی ہے، کیا واقعی طور پر اس پر کرنسی کے ضامن کا کنٹرول ہوتا ہے یا یہ محض فرضی اور اعتباری چیز ہے؟

ڈیجیٹل کرنسی کے متعلق مختلف تحریرات پڑھی گئیں اور اس کے متعلق غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ڈیجیٹل کرنسی محض ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان

ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے اور حقیقت میں یہ فاریکس ٹریڈ
نگ وغیرہ کی طرح نیٹ پر جاری سٹے بازی اور سودی کاروبار کی شکل ہے۔
اسمیں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں پائی جاتی اور نہ ہی اس کے کاروبار میں بیع
کے جواز کی شرطیں پائی جاتی ہیں۔

پس خلاصہ یہ کہ بٹ کوئن یا کوئی اور ڈیجیٹل کرنسی، محض فرضی کرنسی
ہے، حقیقی کرنسی نہیں ہے، نیز کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی میں واقعی کرنسی کی بنیادی
صفات نہیں پائی جاتیں، نیز ڈیجیٹل کرنسی کے کاروبار میں سٹہ بازی اور سودی
کاروبار کا پہلو معلوم ہوتا ہے؛ اس لیے بٹ کوئن یا کسی اور ڈیجیٹل کرنسی کی
خریداری کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی کی تجارت
بھی فاریکس ٹریڈنگ کی طرح ناجائز ہے؛ لہٰذا اس کاروبار سے پرہیز کیا
جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

خلاصۂ کلام

الغرض جب یہ بات واضح ہو چکی کہ بٹ کوئن (Bitcoin) کو خریدنا یا بیچنا اور اس میں انوسٹ کرنا حرام ہے تو اب ہم امتِ مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس سے دور رکھیں، اور اسی طرح سے ایسی کمپنیوں میں بھی پیسے لگانے سے بچیں جو کمپنیاں حلال پارٹنرشپ کے نام پر لوگوں سے پیسہ لے کر ان پیسوں کو بٹ کوئن جیسی حرام چیزوں میں لگا کر اس سے آنے والی پرافٹ (Profit) کو پھر سے حلال کا نام دے کر نفع تقسیم کرتی ہیں، لہذا آج کل بہت ساری کمپنیاں منظرِ عام پر آچکی ہیں وہ بھی خصوصاً شہرِ بنگلور اور حیدر آباد وغیرہ میں تو اس طرح کی کمپنیوں کی گویا بھرمار ہے جو لوگوں سے پارٹنرشپ کے نام پر پیشہ لے کر ماہانہ حلال نفع کے نام سے پیسہ تقسیم کرتی ہیں، ایسی صورتِ حال میں ہر سرمایہ کار (Investor) کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جس کمپنی میں بھی پیسے لگانا چاہے تو سرمایہ کاری (Invest) کرنے سے پہلے اس کمپنی کے ذمہ داروں سے یہ بات اچھی طرح تحقیق کر لے کہ میرے ان پیسوں کو کہاں اور کس پر اجیکٹ (Project) میں انوسٹ کیا جائے گا۔

اور یہیں تک انوسٹر کی ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ خود بھی حتی المقدور

اس طرح کی کمپنیوں کو جانچے کہ آیا یہ کمپنیاں حقیقت میں حلال طریقے پر تجارت کر کے اس سے آنے والے نفع کو از روئے شرع تقسیم کرتی ہیں یا صرف حلال کا لیبل (Label) اپنے اوپر چسپاں کر کے کہیں ہمیں حرام میں تو مبتلا نہیں کر رہی ہیں، کیونکہ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جب بھی اس طرح کے سوالات کسی بھی کمپنی کے ذمہ داروں سے کئے جاتے ہیں تو بہت ساری کمپنیوں کے ذمہ دار انوسٹرس کو اپنی جانب مائل کرنے کے لئے صرف حلال کا نام تو استعمال کرتی ہیں لیکن پس پردہ وہ کمپنیاں لوگوں کے پیسوں کو بٹ کوئن وغیرہ جیسی حرام چیزوں میں لگا کر خود کی اور انوسٹرس دونوں کی دنیا و آخرت برباد کرتی ہیں۔

لہذا ہر سرمایہ کار (Investor) کی یہ ذمہ داری ہے کہ خوب اچھی طرح جانچ کر اپنے پیسوں کی سرمایہ کاری کریں، ورنہ یہ حرام کی کمائی ہماری عبادتوں اور دعاؤں کو ہی نہیں بلکہ دنیا و آخرت دونوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گی، اللہ جل جلالہٗ سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہم امتِ مسلمہ کو حلال روزی نصیب فرمائے اور حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

ETHICAL BUSINESS CONSULTANT

(ایتھیکل بزنس کنسلٹنٹس کا تعارف)

اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے اور زندگی کے تمام شعبوں کے لئے جامع اور مکمل ہدایات فراہم کرتا ہے، موجودہ بینکاری اور معاشی نظام شریعتِ مطہرہ سے متصادم اور معاشرے کے استحصال پر مبنی ہے، اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمان اپنی ضروریات شریعتِ مطہرہ کے دائرے میں رہتے ہوئے پوری کریں، اسلامی بینکاری اور اسلامی نظامِ معشیت کا قیام دراصل اس بات کی کوشش ہے کہ ہم اپنے موجودہ کاروباری اور اقتصادی معاملات کو شریعت کے مطابق حل کریں، اس لئے اسلامی بینکاری یا اسلامی نظامِ معشیت کسی نئی چیز کا نام نہیں ہے، بلکہ قرآن وسنت اور فقہائے کرام کی بتائی ہوئی اقتصادی تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ معاشی مسائل کو حل کرنے کا نام ہے، اسلامی معاشی نظام کے مقاصد میں سے ایک بنیادی مقصد یہ ہے کہ معاشرے میں دولت کا ارتکاز نہ ہو اور تقسیم دولت کا عادلانہ نظام قائم کیا جائے۔

ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے افراد کا انتظام کیا جائے جو ایک طرف قرآن وسنت کا گہرا علم رکھتے ہوں اور دوسری طرف موجودہ معاشی اور بینکاری نظام کو اچھی طرح سمجھتے ہوں، (ETHICAL BUSINESS CONSULTANT) ایک ایسا ادارہ ہے جس میں مختلف ماہرینِ شریعت ومعشیت اپنی اپنی خدمات فراہم کرتے ہیں، ادارے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے مختلف کاروباری شعبوں میں شرعی رہنمائی فراہم کی جائے اور کاروباری اداروں میں کام کرنے والے افراد کو شریعت کی اقتصادی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے تاکہ وہ اپنے اپنے کاروبار کو شریعت کے مطابق سرانجام دے سکیں!

Ethical Business Consultants

Mobile : 63801 11062